احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 11

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

سوموار 15 مارچ 1999ء - 26 ذی قعدہ 1419 ہجری - 15 امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 59

درود شریف کی عظمت

حضرت عامر بن ربیعہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مومن مجھ پر درود بھیجتا ہے جب تک وہ اس کام میں لگا رہے فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کا اختیار ہے کہ وہ درود کم پڑھے یا زیادہ پڑھے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب الصلوۃ علی النبیؐ)

اس زمانہ میں کثرت سے درود بھیجیں تو احمدی عالمی تباہیوں سے بچائے جائیں گے

دل کے ارتعاش اور جذبات کے ہیجان کے ساتھ درود پڑھنا چاہئے

مشکلات کے حل کے لئے کثرت سے استغفار اور درود شریف پڑھو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 12۔مارچ 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(خطبہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 12۔مارچ 1999ء۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے درود شریف کے فضائل کا بیان جاری رکھا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے درود شریف کی عظمت اور اہمیت کے بیان میں احادیث بیان فرمائیں ایک حدیث میں آنحضور ﷺ نے بیان فرمایا جب کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے تو جب تک وہ درود بھیجتا ہے اس وقت تک فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سے واضح ہے کہ دن رات ہر وقت نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے اپنے بندوں پر درود بھیجنے کا مطلب انہیں رحمتوں اور فضلوں کا عطا کرنا ہے۔ ایک اور حدیث میں بیان ہے کہ جو مجھ پر درود بھیجنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا یا اس سے کھو گیا۔ یعنی جو درود بھیجنا ترک کر دے اسے جنت نہ ملے گی ایک حدیث میں بیان ہوا کہ جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجو۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس سے مراد آخری زمانہ ہے جس میں ایسی عالمی جنگوں کی خبر دی گئی ہے جن میں ایٹمی لڑائی ہوگی اور کرّہ ارض کے بعض حصوں سے زندگی کا نشان مٹ جائے گا۔ تب بڑی طاقتوں کا دماغ درست ہوگا اور وہ دین حق کی پیروی کے لئے ذہنی اور جسمانی طور پر تیار ہوں گی۔ احمدیوں کے لئے اس میں خوشخبری ہے کہ اس زمانہ میں کثرت سے درود بھیجیں تو عالمی تباہیوں سے بچائے جائیں گے۔ اور درود کی برکت سے دین حق دنیا میں پھیل جائے گا۔ اور کثرت سے فرشتے درود بھیجیں گے تو عددی برکت بھی نصیب ہوگی۔ ایک اور حدیث میں بیان ہے کہ جب درود بھیجو تو بہت اچھی طرح بھیجو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا نماز میں التحیات کے بعد جو درود پڑھا جاتا ہے وہ مکمل اور کامل درود ہے۔ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعض صحابہ نے اپنے عشق میں درود کے اور الفاظ بھی بیان فرمائے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کا ایک ارشاد بیان فرمایا جب حضرت مسیح موعود اتنے سخت بیمار ہوئے کہ بچنے کی کوئی صورت نہ رہی اور آپ کو تین بار سورہ یاسین سنائی گئی تب اللہ نے آپ کو الہاماً دعا سکھلائی **سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم اللھم صلّ علی محمد وآل محمد**۔ اس کے ساتھ بتایا گیا کہ دریا کا پانی جس میں ریت بھی ملی ہو منگوا کر جسم پر پھیرا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور بیماری کامل طور پر ختم ہو گئی۔ حضور نے فرمایا کہ درود کے ساتھ اللہ کی حمد بھی سکھائی گئی اور فرمایا گیا کہ سب عظمتیں اپنے رب میں تلاش کرو۔

حضرت مسیح موعود کے رفیق حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے بیان فرمایا کہ حضور نے فرمایا کہ کوئی فیض بجز وساطت آنحضرت ﷺ دوسروں تک پہنچ ہی نہیں سکتا۔ درود عرش کو حرکت دیتا ہے۔ صاحبزادہ عبدالمجید صاحب پہلے مربی ایران کو ان کی بیعت کے وقت حضرت مسیح موعود نے نصائح فرمائیں کہ مشکلات کے وقت بعد عشاء دو رکعت نماز ادا کرو اور سو دو سو دفعہ استغفار اور سو دو سو دفعہ درود شریف پڑھو پھر جو دعا مانگو تو اللہ قبول فرمائے گا۔ ایک صاحب نے دریافت کیا کہ کوئی وظیفہ بتایا جائے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا نمازوں کو سنوار کر ادا کرو۔ ساری مشکلات دور کرنے کی یہی کنجی ہے۔ اس میں ساری لذت اور خزانے بھرے ہیں صدق دل سے روزے رکھو۔ صدقہ وخیرات کرو اور درود و استغفار پڑھا کرو حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سے واضح ہے کہ نماز کو مرکزی حیثیت حاصل ہے نمازوں کو درود سے سجاؤ۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا طریق بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مفتی صاحب نے ایک حدیث پڑھی تو طے کیا کہ وہ درود اس طرح پڑھیں گے کہ درود میں ہی ساری حاجات مانگیں گے۔ حضرت مسیح موعود نے یہ بات پسند فرمائی اور اسی وقت سب حاضرین سمیت آپ کے لئے دعا کی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ کام بڑا مشکل ہے اور بڑی ذہنی توجہ چاہتا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس میں قبولیت دعا کا بہت بڑا راز بتایا گیا ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود شریف کی دعا میں شامل کر لو۔

آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا امید ہے کہ احباب جماعت درود کی برکت سے استفادہ کریں گے اس طرح سے کہ تمام دنیا میں جہاں جہاں جماعت قائم ہے وہاں درود کی گونج سے سارے علاقے گونج اٹھیں۔ اور ثابت ہو جائے کہ اللہ کے بندے نے دل کی گہرائی سے درود بھیجا ہے۔ اگر یہ کام ہو جائے تو ساری دنیا کے دل اس سے جیتے جا سکتے ہیں۔

نوکریوں کی بجائے پیشے اختیار کرنے چاہئیں

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

میں اپنے نوجوانوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ وہ تعلیم محض اس لئے حاصل نہ کریں۔ کہ اس کے نتیجہ میں انہیں نوکریاں مل جائیں گی۔ نوکریاں قوم کو کھلانے کا موجب نہیں ہوتیں۔ بلکہ نوکر ملک کی دولت کو کھاتے ہیں۔ اگر تم تجارتیں کرتے ہو۔ صنعتوں میں حصہ لیتے ہو۔ ایجادوں میں لگ جاتے ہو۔ تو تم ملک کو کھلاتے ہو۔

یہ خیال کر لینا کہ روٹی تو ہر حالت میں ملتی ہے زیادہ کوشش کی کیا ضرورت ہے ہماری غلامی کو لمبا کرتا ہے لیکن اگر ہم روٹی کو لات ماریں اور تجارتوں۔ ایجادوں۔ زراعتوں اور صنعتوں میں لگ جائیں۔ تو شاید کچھ عرصہ تک ہمیں تکلیف بھی ہو یا ہماری نسل بھی کچھ عرصہ تک تکلیف اٹھائے لیکن ایک وقت ایسا آئے گا۔ جب ہم اپنے خاندان اور ملک کے لئے ایک مفید وجود بن سکیں گے اور ہماری ساری تکالیف رفع ہو جائیں گی۔

(مشعل راہ ص 750)

ہمیں یہ کوشش کرنی چاہئے کہ ہم زیادہ سے زیادہ پیشے اختیار کریں۔ تا کہ ملک کو ترقی حاصل ہو۔

(ص 750)

جن لوگوں کے دماغ سائنس سے مانوس ہوں وہ دوسری کتابوں سے مدد لے کر ترقی کر جائیں گے بعض لوگ بظاہر نکمے اور بے عقل سمجھے جاتے ہیں لیکن جب ان کا دماغ کسی طرف چلتا ہے تو حیران کن نتائج پیدا کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو بہت زیادہ عقلمند اور ہوشیار نظر آئے وہی سائنس میں ترقی کرے۔

(مشعل راہ ص 522)

"ہر خادم کو کوئی نہ کوئی ہنر آنا چاہئے"

(مشعل راہ ص 686)

(مرسلہ مہتمم صنعت و تجارت)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پھولوں کی شاندار نمائش

○ بمقام گلشن احمد نرسری 18 تا 26۔ مارچ 1999ء (ٹکٹ کے حصول کے لئے گلشن احمد نرسری سے رابطہ کریں)

(سید محمود احمد انچارج نرسری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

عبادت کی جان تقویٰ ہے - تقویٰ نہ ہو تو عبادت ہو ہی نہیں سکتی

اگر قناعت کے مضمون کو سمجھتے ہوئے شکر ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو رفتہ رفتہ آپ کا حوصلہ بڑھنے لگے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 4- دسمبر 1998ء بمطابق 4- فتح 1377 ہش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر173 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

گزشتہ جمعہ پہ میں نے اس آیت کے علاوہ ایک دوسری سورۃ النحل کی آیات 114، 115 بھی تلاوت کی تھیں مگر چونکہ ایک دفعہ اس مضمون کی آیات کی تلاوت ہو چکی ہے اس لئے پہلی آیت پر ہی میں اکتفا کر رہا ہوں۔ ابھی یہ مضمون جاری تھا کہ وقت ختم ہو گیا اس لئے بقیہ احادیث انشاء اللہ آج آپ کے سامنے بیان کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے میں یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ **آج اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ قادیان دارالامان کا ایک سو ساتواں جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے**، آج نہیں بلکہ کل سے شروع ہو گا اور انشاء اللہ اس موقع پر میں افتتاحی خطاب بھی کروں گا اور اختتامی بھی۔ لیکن کچھ ایسی نصیحتیں ہیں جو روزمرہ کے انتظامات سے تعلق رکھتی ہیں اور جن کو آج ہی بیان کر دینا ضروری ہے۔ باقی جو جلسے کے تعلق میں حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے نصائح فرمائی ہیں ان کا خلاصہ میں انشاء اللہ اپنے افتتاحی خطاب میں پیش کروں گا۔

لیکن انتظامی معاملات میں جو نصیحتیں ہیں ان میں سب سے **پہلے تو باہمی اخوت اور محبت کا ماحول ہے۔ بہت ضروری ہے کہ ایک دوسرے سے اگر کچھ شکوے تھے بھی تو ان کو بالکل بھلا ڈالیں اور قادیان کے جلسے میں ایک ایسی گہری اخوت اور جمعیت کا احساس پیدا ہو کہ ہر آنے والا زائر محسوس کرے کہ ہم اس جماعت کے رکن ہیں جس جماعت کی** پیشگوئی آنحضرت ﷺ نے فرمائی تھی۔ سب مومن اخوۃ ہو جائیں۔ کوئی بھی اختلافی بات نہ مجالس میں نہ ایک دوسرے کے طرز عمل میں دکھائی دے۔ اور چونکہ اس دفعہ غیر معمولی طور پر نومبایعین اس جلسے میں شامل ہو رہے ہیں، اتنے نومبایعین کہ اس سے پہلے کبھی کسی قادیان کے جلسے میں اتنے نومبایعین شامل نہیں ہوئے، تو چونکہ انہوں نے بھی احمدیت کا سفیر بن کر قادیان سے واپس اپنے ممالک کو، اپنی جگہوں پہ واپس جانا ہے اور وہاں جا کر جو قادیان میں دیکھا وہ آنکھوں دیکھی کہانی بیان کرنی ہے اور اپنے دل کے تاثرات تو بہرحال وہ ساتھ لے کے جائیں گے ہی اس لئے جو کہانی بیان کریں گے اس میں ایک دلی جذبات کی ملونی سے غیر معمولی طاقت پیدا ہو جائے گی۔ یہ طاقت کا پیدا ہونا آپ کی روحانی طاقت پر منحصر ہے جو اس وقت قادیان کے باشندے ہیں اگر آپ نے دل کی گہرائی سے ان مہمانوں کی خدمت کی اور جمعیت کا احساس اور اخوت کا احساس بیدار کیا تو لازماً جو باتیں بھی وہ جا کے بیان کریں گے ان میں ایک طاقت پیدا ہو جائے گی ورنہ پھر ایک سرسری باتیں ہوں گی۔ اس لئے بہت اہمیت رکھتی ہے یہ بات کہ **آپ غیر معمولی مومنانہ اخوت اور محبت کے رشتے میں منسلک ہوں** اور ہر دیکھنے والا اس کو دیکھے اور محسوس کرے۔

اس ضمن میں **مناسب ضرورتوں کا خیال رکھنا** بھی آپ کا فرض ہے۔ آنے والوں کی سب ضرورتیں پوری ہونی اس لحاظ سے تو ممکن نہیں کہ ہر ایک کی ضرورتیں الگ الگ ہوا کرتی ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا تو یہ دستور تھا کہ کوشش کر کے ہر ایک کی انفرادی ضرورت کو بھی معلوم کیا کرتے تھے یہاں تک کہ اگر کسی کو حقے کی بھی عادت ہو، عادت کو چھڑانا تو بعد کی بات تھی وہ تو ایک لمبی نصیحت سے تعلق رکھنے والا مضمون تھا، لیکن اس ضرورت کو اس وقت ضرورت پوری فرما دیا کرتے تھے۔ کسی کو پان کھانے کی عادت ہے تو اس کے لئے بعض دفعہ دوسرے شہروں میں آدمی بھگانا پڑا کہ وہاں سے پان لے کر آئیں۔

تو اب چونکہ مہمانوں کی کثرت ہے، دس ہزار سے زیادہ نومبایعین انشاء اللہ اس جلسے میں شامل ہوں گے تو اس پہلو سے یہ تو میں آپ سے توقع نہیں رکھتا کہ ہر ایک کی ذاتی ضرورت پر نظر رکھیں لیکن ان کی اجتماعی ضرورت کا تو بہرحال خیال رکھنا ضروری ہے۔ اور ذاتی ضرورت کا اس پہلو سے خیال رکھنا ضروری ہے کہ کوئی ان میں سے ایسا بھی ہو سکتا ہے جو غریب ٹھٹھرتا ہوا ایسی جگہ سے آیا ہو جس کو گرم کپڑوں کی ضرورت ہو اور گرم کپڑے میسر نہیں آ سکے۔ بعض ٹھنڈے علاقوں سے آنے والے تو اپنے کپڑے لے بھی آتے ہیں مگر گرم علاقوں والوں کی ضرورت باوجود اس کے کہ ہم نے پوری کوشش کی تھی کہ ان کو تمام ضرورتیں وہیں چلنے سے پہلے مہیا کر دی جائیں لیکن لوگ رہ بھی جاتے ہیں نظر سے، تو اگر ایسا چلتا پھرتا کوئی غریب نظر آئے جس کے پاؤں میں جوتی پوری نہیں، جرابیں نہیں، سردی کے ماحول کے لئے پوری طرح دفاع موجود نہیں ہے تو یہ وہ ضرورت ہے جو ذاتی ضرورت ہے اس کی، انفرادی ضرورت ہے اور اس پر نگاہ رکھنی لازم ہے۔ تمام شرکاء جلسہ اس پر نظر رکھیں خواہ وہ باہر سے آئے ہوں، خواہ وہ قادیان کے باشندے ہوں۔

دوسرے **کمی بیشی پر درگزر کرنا**۔ آنے والوں سے بھی بعض دفعہ کوئی زیادتی ہو جایا کرتی ہے، بعض دفعہ جو ساتھ منتظمین آئے ہوئے ہوتے ہیں وہ جب اپنے قافلے کی شکایت دیکھتے ہیں تو ان کو اتنی تکلیف پہنچتی ہے کہ وہ قادیان کے منتظمین پر برس پڑتے ہیں اور یہ طبیعتیں الگ الگ ہیں۔ یہ بارہا ہمارا تجربہ ہے جلسے کے دنوں میں کہ بعض گرم مزاج کے لوگ اپنی خاطر نہ سہی اپنے مہمانوں کی خاطر آ کے ہم سے خوب لڑا کرتے تھے اور بلند آواز میں بہت زور و شور سے لڑا کرتے تھے اور ان میں بعض کشمیر سے آنے والے خاص طور پر نمایاں حیثیت رکھتے تھے۔ تو اس دفعہ بھی وہاں جلسے پر ایک ہزار سے زائد کشمیر سے مہمان آ رہے ہیں یہ بھی ایک نیا ریکارڈ ہے۔ یعنی گزشتہ سالوں میں تو کبھی ایسا تجربہ نہیں ہوا تو بہرحال کوشش کریں کہ ان منتظمین کی زیادتی کو بھی برداشت کریں جو مہمانوں کے ساتھ

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

آئے ہیں اور ان کو بھی چاہئے حوصلہ دکھائیں، تکلیفیں ہو جایا کرتی ہیں اتنے بڑے مجموں میں ضرورتیں نظرانداز ہو جاتی ہیں تو دونوں طرف کی بشاشت پر درگزر ضروری ہے۔

صفائی کا خیال بہت ضروری ہے۔ یہ نصیحت ایسی ہے جس پر ابھی سے عمل درآمد ضروری ہے اس کے انتظامات کرنے لازم ہیں۔ یہ نمونہ پسماندہ ممالک میں قائم نہیں کیا جاتا اور صفائی کا کوئی خیال رکھے بغیر ہر چیز کو ہر طرف پھینک دیا جاتا ہے۔ یہاں جلسہ سالانہ پر جو ہم نے نمونہ پیش کیا تھا میں چاہتا ہوں کہ اسی نمونے کا جلسہ قادیان میں بھی ہو اور کوئی گند، کوئی چیز ایسی جو پھینکی جا رہی ہو سڑکوں پر نہ پھینکی جائے، سڑکیں بالکل صاف ستھری دکھائی دیں اور اگر ممکن ہو سکے وہاں، یہاں تو ممکن ہے بہت سستے ایسے تھیلے مل جاتے ہیں جن میں اپنی مستعملہ چیزیں پھینکی جا سکتی ہیں، محفوظ کی جا سکتی ہیں۔ چونکہ اکثر آنے والے غرباء ہیں اس لئے ان کو یہ تھیلے بھی بہت اچھے لگیں گے۔ آپ تو یہاں یہ تھیلے بھی اٹھا کے Dust Bins میں پھینک دیا کرتے ہیں۔ انہوں نے اس گند کو خالی کرنا ہے یا جو بھی فضول چیزیں اس میں پڑی ہوئی ہیں اور پھر صاف ہو کر کے اپنے ساتھ بھی لے کے جانا ہے انہوں نے، تو اس پہلو سے اگر دس ہزار تھیلے یا اس کے لگ بھگ خرید لئے جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ میرے خیال میں تو ایک اچھا خیال ہو گا اگر وہاں ملتے ہوں تو، یہ تو آپ کی استطاعت کی بات ہے۔

نماز باجماعت کا اہتمام۔ میں ہر جلسے پر تاکید کیا کرتا ہوں نمازیں ہی تو ان کو سکھانی ہیں جو نئے آنے والے ہیں۔ اگر نماز سے غفلت ہوئی تو پھر ان کے ہاتھ تو کچھ بھی نہ آیا۔ اس لئے نمازی نہیں نماز باجماعت کے قیام کی تربیت دیں اور نماز باجماعت کے وقت تمام (بیوت) اور ساتھ کی گلیاں بھری ہوں کیونکہ (بیوت) میں تو اتنی گنجائش نہیں ہے کہ ان میں سب نمازی آسکیں۔ تو یوں لگتا ہے کہ اگر سب نے نمازیں باجماعت پڑھیں تو قادیان کی ساری گلیاں جائے نماز بن جائیں گی۔ کیونکہ اتنی بڑی تعداد میں لوگ (بیت) اقصیٰ میں تو کسی صورت میں بھی نہیں آسکتے، اگر آگئے تو غالباً دو ہزار سے زیادہ نہیں آئیں گے۔ تو آٹھ ہزار صرف نو مبایعین ہیں اس کے علاوہ جو مبایعین باہر سے آرہے ہیں اس سے اندازہ کرلیں کہ سارا قادیان ایک بڑی (بیت الذکر) بن جائے گا اور یہی ہونا چاہئے۔ اپنے اپنے کپڑے بچھائیں گلیوں میں اور صفائی کا اس سے بھی بہت تعلق ہے۔

خدا تعالیٰ نے (- - - - - -) بہت تاکید سے نصیحت کی تھی کہ میرے گھر کی صفائی کا خیال رکھنا۔ پس جبکہ سارا قادیان ہی اللہ کا گھر بننے والا ہے تو اس لئے صفائی کے بعد میں نے اس حصے کو رکھا ہے۔ صفائی بہت ضروری ہے جہاں کپڑا بچھا کر کوئی اٹھائے، کپڑا گندہ نہ ہو اور اس کے لئے گلیوں کے خاکروبوں کے ذریعے، چھڑکاؤ کے ذریعے، اور کئی طریقوں سے صفائی کروانے کا خاص انتظام بھی کروایا جائے۔

پھر جلسہ کے پروگراموں سے پوری طرح استفادہ کرنا بھی بہت ضروری ہے۔ وہاں یہ دوست جو تشریف لائیں گے، بڑی دور دور کا سفر کر کے آئے ہیں، بعض تین تین دن مسلسل گاڑی میں رہنے والے ہیں جو اب پہنچ چکے ہیں یا پہنچ رہے ہوں گے۔ تو ان سب کو جلسے پر پہنچانے کی عادت ڈالنی چاہئے۔ پہلی تقریر سے لے کر آخری تقریر تک ضرور بیٹھے رہیں۔

اور آخری بات جو اول بھی ہے اور آخر بھی ہے دعاؤں اور ذکر الٰہی پر زور ہے۔ عادت ڈالیں چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے دعائیں کریں اور ذکر الٰہی کریں۔ قادیان کی فضا ذکر الٰہی سے گونج اٹھے۔ نعرہ ہائے تکبیر تو بلند آواز سے بیان کئے جاتے ہیں مگر جو ذکر آسمان کے کنگرے چھوتا ہے وہ دل سے اٹھا ہوا ذکر ہے خواہ خاموشی سے کیا جائے۔ تو ذکر الٰہی قادیان کے باشندے خود بھی کرتے رہیں اور آنے والوں کو بھی اس کی نصیحت کریں۔

اور اس کے ساتھ جہاں دعائیں ہیں وہاں بعض دفعہ دواؤں کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ کیونکہ جو گرم علاقوں سے آنے والے ہیں اور اکثریت ان کی ہے ان کو یہاں نزلہ زکام اور کئی قسم کی ایسی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں، آجکل انفلوئنزا بھی پھیلا ہوا ہے، کہ ان کی روک تھام کے لئے میرا تجربہ ہے کہ جو ہومیو پیتھک دوا انفلوئنزینم یا نزلے کی دوا بنائی ہوئی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی مفید ہے اور نزلے کی یا نزلاتی بیماریوں کی پیش بندی کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے میں نے بہت مؤثر پایا ہے۔ تو غالباً پہلے میں نے یہ ہدایت ان کو بھجوا دی تھی لیکن اب پھر تاکید کر رہا ہوں کہ بکثرت یہ دوائیں بن کر سب جگہ مہیا ہو جانی چاہئیں تاکہ خدا کے فضل کے ساتھ کوئی بیماری ہی نہ پڑے، ایک دفعہ بیمار پڑ جائے تو پھر بڑی مشکل پڑ جاتی ہے، بیماری لاحق ہی نہ ہو تو پھر بہت آرام ہے۔

یہ اس لئے بھی بہت ضروری ہے کہ ہندوستان میں سل کی بیماری بہت کثرت سے پائی جا رہی ہے غربت کی وجہ سے، مچھروں کی وجہ سے اور بہت سی ایسی وجوہات ہیں جن کے نتیجے میں جب رات کو بخار ٹوٹتے ہیں تو ٹھنڈ لگ جاتی ہے اور اکثر پھیپھڑوں کی بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں اور پھیپھڑوں کی بیماری والے کے لئے نزلہ زکام ایک زہر قاتل بن جایا کرتا ہے۔ پھر اسی کے نتیجے میں دمہ والوں کو بھی تکلیفیں ہوتی ہیں۔ پس میرے نزدیک یہ بھی بہت اہم بات ہے کہ دعاؤں کے ساتھ دواؤں اور خاص طور پر ان دواؤں پر زور دیں جو پیش بندی کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔ باقی انشاء اللہ کل افتتاح ہو گا ہندوستان کے وقت کے لحاظ سے ساڑھے تین اور ہمارے وقت کے لحاظ سے یہاں دس بجے انشاء اللہ افتتاح ہو گا اور چونکہ یہاں بھی جگہ تھوڑی ہے اور سب لوگ شامل نہیں ہو سکیں گے لیکن ٹیلی ویژن پر چونکہ یہ منظر دکھایا جائے گا اس لئے آپ سب اپنے گھر بیٹھے بھی اس جلسے میں شریک ہو سکتے ہیں۔

شکر کے تعلق میں جو احادیث میں نے آج کے لئے چنی ہیں ان میں پہلی حدیث ترمذی کتاب البر والصلۃ سے لی گئی ہے۔ عن شداد ابن اوس ان رسول اللہ ﷺ کان یقول فی صلاتہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ حضرت شداد بن اوس ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے، اے اللہ میں ہر معاملہ میں تجھ سے ثابت قدمی کی توفیق مانگتا ہوں۔ میرے خیال میں، ہر معاملہ، ترجمہ کرنے والے نے یہ ترجمہ کیا ہے۔ اصل عبارت میں دیکھتے ہیں کیا ہے۔ انی اسئلک الثبات فی الامر امر کا ایک ترجمہ، ہر معاملہ، بھی ہو سکتا ہے اس لئے ترجمہ غلط نہ ہونے کے باوجود اس محل پر یہ ترجمہ درست نہیں ہے۔ یہاں الامر سے مراد امر الٰہی ہے اور الامر سے مراد شریعت کاملہ ہے۔

پس آنحضرت ﷺ کی دعا بھی گہری حکمت سے خالی نہیں ہوا کرتی تھی اس لئے آپ یہ دعا مانگتے تھے کہ اے اللہ میں تیرے امر میں ثبات دکھاؤں، جو امر بھی تو مجھے دے اور جو امر شریعت میں دیا گیا ہے اس پر مجھے ثبات قدم عطا فرما۔ پھر ہے والعزیمۃ علی الرشد اور ہدایت کی بات پر عزیمت عطا کر، عزم عطا فرما۔ جو امور شریعت ہیں ان کے علاوہ بھی رشد کی باتیں ہوا کرتی ہیں اور ہر قسم کی ہدایت کی بات خواہ شریعت میں واضح طور پر مذکور ہو یا نہ ہو اس میں مجھے صرف کرنے کی توفیق نہیں بلکہ عزم صمیم عطا کر کہ میں نیکی کی بات کو ایسے پکڑلوں کہ پھر اسے کبھی نہ چھوڑوں۔ اور میں تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور احسن رنگ میں تیری عبادت بجالانے کی توفیق مانگتا ہوں واسئلک شکر نعمتک و حسن عبادتک تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کی توفیق مانگتا ہوں۔ جس کے ساتھ ہی حسن عبادتک فرمادیا یعنی نعمت کا اصل شکر تو عبادت کے ذریعے ہوا کرتا ہے۔ ساری زندگی میں اللہ تعالیٰ نے جو بھی احسانات انسان پر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یوں نکلا ایاک نعبد وایاک نستعین کہ ان احسانات کے بدلے میں آخری شکر کا درجہ یہ ہے کہ ہم تیری عبادت کریں اور شکر کا پہلا درجہ بھی یہی ہے اور آخری درجہ بھی یہی ہے تیری عبادت کریں گے تو شکر گزار ہوں گے، عبادت نہیں کریں گے تو شکر گزار نہیں ہوں گے۔ پس رسول اللہ ﷺ کی دعاؤں میں جس طرح مالا میں موتی پروئے جائیں اس طرح یہ دعائیں ایک دوسرے سے منسلک ہوتی ہیں۔ فرمایا تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور احسن رنگ میں تیری عبادت بجالانے کی توفیق مانگتا ہوں۔

پھر فرمایا یعنی خدا کے حضور یہ عرض کیا "اور میں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان مانگتا ہوں" حضور اکرم ﷺ کا کلام بہت ہی گہرا اور عارفانہ کلام ہے۔ قلب سلیم اور سچی زبان۔ قلب سلیم تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری میں کامل ہو چکا ہو،

ایسا جھک چکا ہو کہ اللہ کی فرمانبرداری کے سوا کوئی خیال تک نہ آئے اور اگر اس پر سچی زبان نصیب ہو تو یہ مضمون مکمل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ بعض لوگ ایسے بھی دیکھے گئے ہیں جنہیں قلب سلیم بعض دفعہ کچھ مدت کے بعد نصیب ہوا کرتا ہے بعض لوگ اپنی عمر' بعض دفعہ ایک لمبا حصہ ضائع کر چکے ہوتے ہیں تو پھر ان کو قلب سلیم عطا ہوتا ہے۔ اس عرصے میں زبان بعض دفعہ مبالغے' بعض دفعہ غلط بیانی کی ایسی عادت ہو چکی ہوتی ہے کہ ارادہ نہ بھی ہو تو زبان ٹھوکر کھاتی رہتی ہے۔ یہ دونوں چیزیں ایک دوسرے کی حفاظت کرنے والی ہیں۔ قلب سلیم ایسا ہو کہ زبان بھی اس سے مطابقت کرے' ایک لفظ بھی ایسا نہ ہو جو قلب سلیم کے تقاضے پورے کرنے والا نہ ہو یعنی غلطی سے بھی زبان سے کوئی غلط بات نہ نکلے۔

یہ دعا ہے جو ایک نہایت ہی کامل دعا ہے اور میں جانتا ہوں کہ آپ سب کے لئے عربی میں اسے یاد کرنا مشکل ہے مگر اس کے مضمون کو میں دوہراتا ہوں اس کو ذہن نشین کر لیں اور جس حد تک توفیق ملے اب رمضان بھی آنے والا ہے اس میں اپنے لئے اور ساری جماعت کے لئے یہ دعا مانگا کریں۔ اے اللہ میں امور دینیہ میں جو تو نے حکم فرمائے ہیں ان میں ثبات قدم کی توفیق مانگتا ہوں' ایسا قائم ہو جاؤں کہ کبھی میرے قدم متزلزل نہ ہوں۔ وہ امور دینیہ جو تو نے بیان فرمائے ہیں شریعت کے' کر اور نہ کر وغیرہ وغیرہ سب اس میں شامل ہیں ان میں میں ثبات قدم کی توفیق مانگتا ہوں۔ اور ہدایت کی ہر بات پر قائم رہنے کا عزم صمیم مانگتا ہوں۔ مجھے عزم عطا فرما کہ جو بھی ہدایت کی بات مجھے ملے میں اس پہ ضرور قائم ہو جاؤں اور پھر قائم رہوں۔ پھر تیری نعمتوں کے شکر اور نہایت خوبصورت اور حسین رنگ میں تیری عبادت کی توفیق یہ بھی عطا فرما اور قلب سلیم دے اور سچی زبان دے۔

یہ دعا اگر جماعت احمدیہ کی قبول ہو گئی تو سارا عالم فتح ہو جائے گا۔ زندگی کے ہر پہلو پر حاوی دعا ہے۔ اور جماعت احمدیہ کے جو آئندہ دنیا میں روحانی انقلاب برپا کرنے کے پروگرام ہیں ان میں اس دعا سے مسلح ہو کر چلیں تو آپ کو اور کسی چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ تمام امور کا خلاصہ ہے میں نے بار بار پڑھا ہے اس کو' بہت غور کیا ہے حیران ہو جاتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ادنیٰ سی بات بھی اس میں نظرانداز نہیں کی۔ آپ کی ضرورت کی ساری چیزیں بیان فرما دیں۔

ایک دوسری حدیث سنن نسائی سے کتاب السھو سے لی گئی ہے عن معاذ ابن جبل قال اخذ بیدی رسول اللہ ﷺ فقال انی لاحبک یا معاذ فقلت وانا احبک یا رسول اللہ فقال رسول اللہ ﷺ فلا تدع ان تقول فی کل صلوۃ رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک یہ عربی میں میں نے پڑھی ہے کیونکہ یہ دعا ایسی ہے جو آسانی سے یاد ہو سکتی ہے اور بہت سے نمازیوں کو میں نے دیکھا ہے (بیت) مبارک میں یا (بیت) اقصیٰ میں ربوہ کے زمانے میں کہ وہ بعض دفعہ اونچی آواز میں یہ دعائیں کیا کرتے تھے رب اعنی علی ذکرک و شکرک وحسن عبادتک چنانچہ اس کا ترجمہ میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

معاذ بن جبل ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ بڑے نصیب تھے معاذؓ بن جبل کے۔ رسول اللہ ﷺ نے خود ہاتھ پکڑا اور فرمایا میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ معاذؓ کہتے ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔ یعنی عموماً تو جو کم درجے کا آدمی ہے وہ یہ کہا کرتا ہے کسی بڑے کو کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ پھر جواباً وہ کہتا ہے کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں لیکن بعض دفعہ بچوں کو پیار سے بڑے پہلے کہا کرتے ہیں' بچے پھر جواب دیا کرتے ہیں۔

ہمارے جو امیر ہیں ہالینڈ کے انہوں نے مجھے ایک دفعہ سنایا' یہ لطیفہ بھی ہے اور بڑی دلچسپ بات ہے۔ انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ میرے بچے نے مجھ سے کہا I Love you تو عام طور پر بچہ بڑے سے بات کرتا ہے لیکن بعض دفعہ باپ بچے سے بھی کہہ دیا کرتا ہے۔ تو بچے نے کہا I Love you تو میں نے کہا I Love you too تو اس کو زیادہ انگریزی نہیں آتی تھی وہ Too کا مطلب Two (دو) سمجھا تو اس نے کہا I Love you three انگریزی میں Two کا مطلب دو اور Too کا مطلب ہے بھی۔ تو ابا نے تو یہ کہا تھا کہ میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں۔ وہ سمجھا یہ کہہ رہے ہیں میں تم سے دو محبتیں کرتا ہوں۔ تو اس نے کہا پھر میں تم سے تین محبتیں کرتا ہوں۔

تو عام طور پر بچے کہتے ہیں مگر باپ کہہ رہا ہے یہاں جس سے بڑھ کر کسی انسان کا تصور نہیں ہو سکتا وہ معاذؓ کا ہاتھ پکڑ کے کہتا ہے میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بھی محبت کرتا ہوں۔ تب آپؐ نے محبت کا مفہوم اسے سکھایا اور غالباً یہی وجہ تھی جو اس کو محبت کے اظہار میں پہل کر کے اس کے دل میں یہ تمنا بیدار کی کہ پوچھے تو سہی محبت ہوتی کیا ہے۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا **اچھا تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو پھر کسی نماز میں یہ دعا نہ چھوڑنا۔** رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک کہ اے میرے اللہ! اعنی علی ذکرک میں تیرے ذکر پر تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور تیرے شکر پر تجھ سے مدد چاہتا ہوں اور تیری عبادت کے حسن پر تجھ سے مدد چاہتا ہوں۔

اب اس کا کیا تعلق ہوا محبت سے۔ اصل بات یہ ہے کہ جس سے محبت کی جائے ویسا انسان کو ہونا چاہئے۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ کسی سے محبت ہو اور انسان اس کے عادات و اخلاق سے دور بھاگے اور عادات و اطوار سے کوئی اس کا تعلق نہ ہو۔ جب انسان انسان سے محبت کرتا ہے تو ویسا بننے کی کوشش کیا کرتا ہے تو اس طرح رسول اللہ ﷺ نے معاذؓ بن جبل کو محبت کی گہرائی کا راز سمجھا دیا۔ اور ہم سب کو بھی ان کے حوالے سے یہ نصیحت ملی کہ اگر تم مجھ سے' یعنی رسول اللہ ﷺ گویا یہ فرما رہے ہیں' اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو اپنے لئے یہ دعائیں نہ بھولنا کبھی۔ رب اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک اے میرے رب اپنے ذکر پر میری مدد فرما اور اپنے شکر پر میری مدد فرما ورنہ میں نہ ذکر کا حق ادا کر سکوں گا نہ شکر کا حق ادا کر سکوں گا وحسن عبادتک اور یہ اس شکر کا معراج ہے یعنی عبادت اور اپنی عبادت میں حسن پیدا کرنے پر میری مدد فرما۔

حضرت نعمان بن بشیرؓ کی ایک روایت ہے مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے۔ حضرت نعمانؓ بن بشیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علی المنبر جب کہ آپ منبر پر کھڑے تھے من لم یشکر القلیل لم یشکر الکثیر کہ جس نے تھوڑے کا شکر نہیں کیا اس نے کثیر کا بھی شکر نہیں کیا۔ اب یہ ایک کلمہ میں دیکھیں انسانی فطرت کی کیسی گہرائی بیان فرما دی ہے۔ کسی پر کوئی تھوڑا سا احسان کر دے اگر وہ اس کا بھی شکر نہیں کرتا تو پھر وہ بڑے احسانات کا بھی شکریہ نہیں کر سکتا۔ احسان تو احسان ہوا کرتا ہے جو احسان مند انسان ہو احسان کو قبول کرنے والا انسان ہو اس کو تو رستہ بھی دکھا دو گے تو وہ شکر ادا کرے گا اور اگر کچھ دے دو گے اپنی طرف سے جو اس نے مانگا ہو تو اس پر تو وہ بہت ہی شکر ادا کرے گا خواہ تھوڑا ہی ہو اور اگر مانگنے پر دو گے تو اس پر بھی شکر ادا کرے گا اور تھوڑا بھی ہو تب بھی شکر ادا کرے گا۔

اس مضمون کا تعلق امارت یا غربت سے نہیں ہے۔ ہر انسان سے یہ مضمون برابر کا تعلق رکھتا ہے۔ جن لوگوں کی فطرت میں شکر نہ ہو ان کو بعض دفعہ زیادہ دے دیں تو شکر کرتے ہیں بظاہر لیکن ان کی پہچان یہ ہے کہ شکر ہے کہ نہیں کہ تھوڑا دے کے دیکھو پھر وہ شکر کرتے ہیں کہ نہیں۔ میں نے بسا اوقات بعض فقیروں کو بھی دیکھا ہے ان کو تھوڑا دو تو وہ پھینک دیا کرتے ہیں۔ آج اگر پاکستان میں کسی فقیر کو پیسہ دو تو اسے یوں لگے گا جیسے میرے منہ پر جوتی ماری ہے کسی نے۔ وہ پیسہ اٹھا کے دور پھینک دے گا کہ جاؤ جاؤ یہاں سے آج کل تو روپے کی قیمت بھی کوئی نہیں رہی' ایک روپیہ بھی دو تب بھی فقیر نخرے کرتے ہیں اور اٹھا کے پھینک دیتے ہیں۔

تو شکر کی پہچان تھوڑے سے ہے اس لئے حضور اکرم ﷺ نے دیکھو کتنی گہری بات بیان فرمائی ہے۔ شکر کا مضمون جب بیان ہو رہا ہے تو آنحضورؐ ہی سے تو ہم نے سیکھنا ہے کہ شکر کیا ہوتا ہے۔ فرمایا جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر شکر نہیں کرے گا کیونکہ شکر کی پہچان تھوڑے پر ہے۔ اس ضمن میں مجھے یہ خیال آیا ہے اگرچہ ذرا مضمون سے کچھ ہٹنا پڑے گا مگر چونکہ بعض لوگ ایسی باتیں لکھتے رہتے ہیں اس لئے ان کو سمجھانے کے لئے ضروری ہے کہ تھوڑے پر شکر اور قناعت اصل میں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں' یا ملتے جلتے

مضمون کے دو نام ہیں۔

کسی کے دل میں قناعت نہ ہو تو وہ تھوڑے پر شکر کر ہی نہیں سکتا اور اگر دل میں قناعت ہو تو پھر اللہ تعالیٰ تھوڑے پر بھی شکر ڈال دیتا ہے۔ ایک روٹی بھی ملتی ہے تو شکر کر کے کھاتا ہے سوکھا بھی ملے تو پھر بھی وہ اللہ کا شکر ادا کر رہا ہوتا ہے اور قناعت ہو تو پھر امیروں کے زیادہ پر دل جلتا بھی نہیں ہے۔

شکر کا ایک یہ بھی عجیب لطف ہے کہ جو شکر گزار بندہ ہو وہ اگر دوسروں کے اوپر خدا کے زیادہ فضل دیکھے تو اس سے اس کا دل گھبراتا نہیں، وہ جانتا ہے کہ مالک خالق وہی ہے اس نے جس کو چاہا زیادہ دے دیا جس کو چاہا کم دیا اور وہ اپنے تھوڑے پر بھی اسی طرح راضی ہوتا ہے۔ مگر جماعت کی طرف سے بعض خطوط مجھے ایسے ملتے ہیں جن سے مجھے یہ توجہ پیدا ہوئی اسی حدیث کے دوران ہی کہ میں ان کا جواب بھی اسی خطبے میں دے دوں۔

بظاہر بات بہت اچھی لکھی ہوتی ہے کہ جماعت کو نصیحت کریں کہ شادیوں پر فضول خرچیاں نہ کیا کریں۔ بالکل ٹھیک ہے شادیوں پر فضول خرچی نہیں کرنی چاہئے مگر وہ یہ چاہتے ہیں کہ جس کو خدا نے توفیق دی ہو زیادہ خرچ کی وہ اتنا ہی کرے جیسے خدا نے کسی کو توفیق دی ہی نہ ہو۔ وہ یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ جیسے کوئی غریب آدمی جس کے پاس خرچ کرنے کے لئے کچھ بھی نہ ہو اتنا ہی امیر خرچ کریں تاکہ غریبوں کے دل میں جلن پیدا نہ ہو۔ اب یہ جلن کہہ کر انہوں نے اپنی بیماری کے اوپر انگلی رکھ دی۔ ان کے دل میں قناعت نہیں ہے اور اس بات پہ ان کو اتنا غصہ آتا ہے کہ امیر خرچ کر رہے ہیں میں اتنا خرچ نہیں کر سکتا کہ اس کے نتیجے میں اس بات پہ ہر وقت دل میں معلوم ہوتا ہے کڑھتے ہی رہتے ہیں۔ اور میرے ذریعے ساری جماعت کو یہ نصیحت چاہتے ہیں کہ تمہیں خدا نے زیادہ بھی دیا ہو تو چھپا کے رکھنا، غریبوں پر خرچ نہ کرنا اور نہ خوشی کے موقع پر کھلا خرچ کرنا۔

اس سلسلے میں میں آپ کو ایک نصیحت کرتا ہوں کہ (مومن) کی خوشی میں غریب شامل ہوتے ہیں اور **آنحضرت ﷺ نے ایسی دعوتوں پر لعنت ڈالی ہے جن دعوتوں میں غریب شامل نہ ہوں۔** تو ہمارے امیر اگر شادی کے موقع پر ایسے خرچ نہ کریں جس میں کثرت سے غریبوں کو بلایا ہو تو نقصان کس کا ہے؟ یہ تو غریبوں کا نقصان ہے۔ اس لئے کسی کی جلن کا نقصان کسی اور کو پہنچ جائے یہ تو نہیں میں کہوں گا۔ اگر یہ شرط ہو کہ نسبتاً سادگی ہو جیسا کہ جماعت احمدیہ کا طریق ہے اور اس کے ساتھ کثرت سے غرباء بلائے گئے ہوں تو یہ خرچ تو بہت مبارک خرچ ہے یہ شکر کا حق ادا کرنا ہے کیونکہ جب شکر کا حق ادا کرنا ہے تو اس کو لوگوں کے سامنے بیان بھی تو کرنا ہے۔ اور یہ مضمون قرآن کریم میں بھی بیان ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی آگے جو احادیث آئیں گی ان میں بیان فرمایا ہے تو شکر تھوڑے پر شکر ہو تو جلن پیدا نہیں ہوتی۔ یہ ہے بنیادی بات جس کو میں اب سمجھانا چاہتا ہوں۔

قناعت اختیار کریں، آپ کی بلا سے کسی اور کے پاس کیا ہو اللہ نے آپ کو جو دیا ہے اس پر راضی ہوں۔ حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی سیرت کا یہ ایک خاصہ تھا آپ کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہوئی کسی اور کے پاس کتنا ہے۔ جتنا خدا نے دیا وہ بھی خدا کی راہ میں قربان کر دیا کرتے تھے اور یہ بھی ایک شکر کی علامت ہے کہ جو کچھ دیا اس کو واپس لوٹانے کی کوشش کی۔ سب تو واپس نہیں لوٹایا جا سکتا مگر اس کی راہ میں خرچ کیا گیا اور اپنے اوپر قناعت کی۔ لیکن یہ لازم نہیں ہے کہ اپنے اوپر اس رنگ میں ہر شخص قناعت کر سکے، مزاج الگ الگ ہیں اور یہ جو قناعت کا مضمون ہے خدا تعالیٰ کی خاطر اس کا دیا ہوا کم خرچ کرنا اس میں تصنع نہیں ہونا چاہئے۔ اگر دل کی منشاء اور مرضی کے مطابق اس کے خدا کی راہ میں ملائم ہونے کے نتیجے میں آپ اپنے اوپر کم خرچ کرنے کی عادت ڈالیں تو یہ بہت اچھی بات ہے مگر اگر خدا آپ کو توفیق دے اور اللہ چاہے کہ آپ اس کے مطابق زیادہ بھی خرچ کریں تو یہ بھی اللہ کے منشاء کے مطابق ہے اور اس کے متعلق ایک آنحضرت ﷺ کی تصدیق موجود ہے جس کا میں اگلی احادیث جو چنی ہیں ان میں ذکر کروں گا"

سو رسول اللہ ﷺ نے پہلے تو یہ فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ زیادہ پر بھی شکر نہیں کرے گا اور ساتھ ہی اس کا یہ نتیجہ نکالا جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا، اس مضمون کا کیا تعلق ہوا۔ اس لئے کہ **لوگوں سے تھوڑا ہی ملا کرتا ہے اور اللہ سے بے انتہاء ملتا ہے تو جو لوگوں کے تھوڑے پر راضی نہ ہو وہ خدا کے بے انتہاء پر بھی راضی نہیں ہوتا۔ اس کے پیٹ کا جہنم کوئی دنیا کی دولت نہیں بھر سکتی۔** تو کتنی چھوٹی سی بات سے کتنی بڑی بات بنا دی، کتنی بڑی بات تک رسول اللہ ﷺ نے پہنچا دیا۔ تھوڑے پہ شکر کی عادت ڈالو کیونکہ اس کا تعلق اللہ کے شکر کا حق ادا کرنے سے ہے۔ تم تھوڑے کا شکر ادا کرو گے تو اللہ کی نعمتوں کا بھی حق ادا کرو گے۔

پھر فرمایا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کرنا بھی تو شکر ہے۔ والتحدث بنعمة اللہ شکر وترکھا کفر اور جو اللہ کی نعمتیں اس پر اتری ہیں ان کا کثرت سے ذکر خیر کرتا ہے کہ خدا نے مجھے یہ نعمتیں بھی دی ہیں۔ یہ بھی اس کا شکر ہے۔ اب اس میں بھی بہت احتیاط لازم ہے۔ بعض لوگ یہ ذکر کرتے ہیں کہ اللہ نے مجھے یہ بھی دیا اور وہ بھی دیا غریبوں میں بیٹھ کر ذکر کر رہے ہوتے ہیں اور ان کو اس میں سے کچھ بھی نہیں دے رہے ہوتے۔ سب آپ سنبھالا ہوا ہوتا ہے۔ تو جو اللہ کی نعمتوں کو روک کر بیٹھ جائے وہ شکر ادا نہیں کر سکتا۔ اس کا تحدیث نعمت شکر نہیں ہے بلکہ منہ چڑانے والی بات ہے۔ اللہ نے تو اس پر احسان کیا اس کو بے انتہاء دیا یا جتنا بھی دیا وہ اس کو آگے جاری کرے گا تو یہ شکر ہوگا۔ تو تحدیث نعمت سے مراد یہ نہیں ہے کہ نعمت کو زبانی بیان کرے۔ **تحدیث نعمت سے اصل مراد یہ ہے کہ نعمت کو زبان سے بھی بیان کرے اور اسے آگے لوگوں میں جاری کر کے ان کو دکھا تو دے کہ مجھے کیا ملا ہے، صرف زبانی قصے نہ کرے۔** تو ایسے جو زبانی قصے کرنے والے ہیں وہ تو چلی والے لوگ ہیں وہ لوگوں میں بیٹھ کر اپنی دولتوں کی فخریہ باتیں بیان کرتے ہیں اور غرباء کو اور بھی زیادہ متنفر کر دیتے ہیں۔

پس حضور اکرم ﷺ جو فرماتے ہیں کہ نعمتوں کا شکر ادا کرو تو یہ مراد ہے اور ان کا ذکر چھوڑ دینا کفران نعمت ہے۔ اب ذکر چھوڑ دینا یہ بھی بہت اہم بات ہے۔ بعض لوگ غریبوں سے بچنے کی خاطر ذکر چھوڑتے ہیں۔ یہ مراد ہے رسول اللہ ﷺ کی۔ مطالبوں سے بچنے کی خاطر ذکر چھوڑتے ہیں جماعت کے چندہ لینے والوں سے بچنے کی خاطر ذکر چھوڑتے ہیں۔ ان کے پاس جاؤ کہ جی ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ نظر آ رہا ہے آپ لوگوں کو کہ بہت کچھ ہے، کچھ بھی نہیں بیچ میں سے اور واقعۃً کچھ نہیں ہوتا کیونکہ اللہ کی نظر میں ان کے پاس واقعۃً کچھ نہیں ہوتا، وہ ننگے فاقہ کش فقیر ہی رہتے ہیں اسی حال میں دنیا میں رہتے ہیں اسی حال میں انہوں نے اگلی دنیا میں پہنچ جانا ہے۔

تو فرمایا اس کا ذکر چھوڑ دینا کفران نعمت ہے۔ اس پہلو سے ذکر کرو کہ اس ذکر کے ساتھ ساتھ اس نعمت کا لطف بھی دنیا میں بانٹو اور اس خوف سے ذکر کرنا بند نہ کرو کہ خدا کی راہ میں مطالبہ کرنے والے خواہ وہ فقیر ہوں، غریب ہوں یا جماعت ہو یعنی خدا کی جماعت ہو ان اپنی نعمتوں کو چھپاؤ نہیں کہ کہیں وہ اس کی نسبت سے تم سے زیادہ مانگنا نہ شروع کر دیں۔ یہ اگر کسی کو نصیب ہو جائے تو یہ ایک رحمت ہے جس کے نتیجے میں ساری جماعت جڑ جائے گی کیونکہ جو امیر غریبوں کو دے رہے ہوں، ذکر خیر کر رہے ہوں اللہ کا، اس کے نتیجے میں اس ذکر خیر کے ساتھ ساتھ اپنی نعمتوں میں غیروں کو شامل کر رہے ہوں اور اپنی جماعت کو جو خدا کی جماعت ہے اللہ کی خاطر یہ بیان کر کے کہ خدا نے ہمیں یہ بھی دیا ہے ہم یہ بھی پیش کرتے ہیں، وہ بھی دیا ہے ہم وہ بھی پیش کرتے ہیں ایسا کریں تو یہ شکر جو ہے رحمت ہے۔

اور اس کے نتیجے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ 'جماعت رحمت ہے' اب یہ جو فرمایا کہ جماعت رحمت ہے اس کا مضمون یہی ہے در اصل کہ ایسا شکر کرو گے تو جماعت بنو گے اگر ایسا شکر نہیں کرو گے تو جماعت نہیں بن سکتے 'اکٹھے نہیں رہ سکو گے' بکھر جاؤ گے اور آگے پھر بیان فرمایا **اور تفرقہ عذاب ہے' پس تم اگر جماعت نہیں بنو گے تو ایک خدا کے قہر اور عذاب کا مورد بن جاؤ گے اور یہ سارا مضمون شکر سے تعلق رکھتا ہے** تو شکر سے تعلق میں جو بھی گہرے مضامین رسول اللہ

ﷺ نے بیان فرمائے ہیں میں نے پسند کیا ہے کہ آپ کے سامنے ان کو میں کھول کھول کر بیان کروں تاکہ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ایک شکرگزاروں کی جماعت بن جائے۔

ایک روایت حضرت ابوہریرہ ؓ کی اخذ کی گئی ہے۔ انہوں نے آنحضور ﷺ سے سنا کہ ایک شخص رستے میں جا رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسافر کا واقعہ سنایا کہ ایک مسافر رستے پر جا رہا تھا کہ اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی پڑی دیکھی تو اسے ہٹا دیا۔ اللہ نے اس کی قدردانی فرمائی اور اسے بخش دیا۔ اب اس کے پاس اور کچھ بھی نہ ہو خرچ کرنے کے لئے تو تکلیفیں دور کردے۔ یہ مراد نہیں ہے کہ آپ کبھی ایک ٹہنی ہٹادیں تو آپ ساری عمر کی نیکیاں کما گئے۔ مضمون کی گہرائی میں اتر کے سمجھنا چاہئے۔ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کسی عام انسان کا بیان نہیں ہے۔ یہ اس میں مضمر ہے کہ وہ ایک غریب شخص ہوگا۔ ایسا غریب شخص جو بنی نوع انسان کی خدمت کرنا چاہتا ہے لیکن کر نہیں سکتا۔ ایسا شخص بعض دفعہ دکھ دور کرکے خدمت کردیا کرتا ہے رستے سے کانٹا ہٹادیتا ہے تو ایک خدمت کردیتا ہے۔ تو اس نے اس خیال سے جھاڑی ہٹائی کہ کسی ننگے پاؤں چلنے والے کے پاؤں کو نقصان نہ پہنچ جائے یہ بھی میرا ایک صدقہ ہے۔ تو فرمایا اس کی قدردانی اللہ تعالیٰ نے فرمائی۔ چونکہ اس کے مزاج میں یہ بات داخل تھی وہ بنی نوع انسان کی بھلائی چاہتا تھا کہ اسے بخش دیا۔

(ترمذی باب ماجاء فی اماطۃ "الاذی عن الطریق)

تو آپ میں سے وہ جو مثلاً وقف ہیں بنی نوع انسان کی خدمت پر جیسا کہ اب ہومیو پیتھک کا جماعت میں ایک جوش پھیلا ہے مفت دوائیں تقسیم کرتے ہیں، بیمار گھروں میں جاکر بھی ان کو پوچھتے ہیں تو اس کو معمولی کام نہ سمجھیں، یہ بخشش کا ایک بہانہ ہے۔ اور جو اللہ کی رضا کی خاطر اس کے بندوں کی تکلیفیں دور کرنے کے لئے محنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بھی بھلاتا نہیں کیونکہ اس کی تعلیم یہ ہے کہ تھوڑے پر شکر کرو تو اللہ کے مقابل پر تو بندے کی ہر خدمت ہی تھوڑی ہے تو کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ بندوں سے تو کہے کہ تھوڑے پر شکر کرو اور آپ تھوڑے پر شکر نہ کرے۔ آپ بھی شکر کرتا ہے اور بندے کی ہر خدمت تھوڑی ہے اس کے مقابل پر کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی۔ تو گویا کہ ہر خدمت پر شکر کرتا ہے اور یہ بھی اسی شکر کی مثال ہے ایک کانٹا ہٹانے پر بھی خدا شکر کرتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرنا یہ ہے۔

ایک اور حدیث حضرت ابوہریرہ ؓ ہی کی لی گئی ہے ابن ماجہ کتاب الزھد باب الورع والتقویٰ۔ ابوہریرہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک بار ان کو مخاطب کرکے فرمایا اے ابوہریرہ تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا یعنی تقویٰ اور اور پرہیزگاری ہو تو پھر عبادت نصیب ہوا کرتی ہے۔ اگر تقویٰ نہ ہو تو عبادت کیسی عبادت کی جان تقویٰ ہے تقویٰ نہ ہو تو عبادت ہو ہی نہیں سکتی۔ ناممکن ہے جتنا تقویٰ انسان کا بڑھے گا اتنا اس کی عبادت کا معیار بڑھے گا۔ فرمایا تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کر تو سب سے بڑا عبادت گزار بن جائے گا۔

اب حضرت ابوہریرہؓ سب سے بڑے عبادت گزار کیسے بن سکتے تھے۔ سب سے بڑے عبادت گزار تو رسول اللہ ﷺ تھے۔ مگر آپ عبادت گزار سب سے بڑے بنے اس لئے تھے کہ آپ تقویٰ میں سب سے بڑے تھے۔ تو تو کا محاورہ ایک محاورہ ہے، مراد ہے جو بھی تقویٰ میں سب سے آگے ہوگا وہ عبادت گزاری میں بھی سب سے زیادہ ہو جائے گا اور یہ بات اپنے نفس کو جانتے ہوئے آپ کررہے تھے یہ خیالی فرضی بات نہیں ہے۔ تو حضور اکرم ﷺ بسا اوقات اپنی خوبیوں کو چھپانے کی خاطر اس رنگ میں کلام فرماتے تھے کہ عامۃ الناس کو پیغام بھی پہنچ جائے اور پتہ بھی نہ چلے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی بات کررہے ہیں۔ اب یہ دیکھ لیں لازماً رسول اللہ ﷺ اپنی مثال دے رہے ہیں ورنہ ابوہریرہ بے چارے ہیں کیا مجال تھی کہ وہ تقویٰ میں سب دنیا سے آگے بڑھ جائے جبکہ تقویٰ میں سب سے بڑھا ہوا اور عبادت میں سب سے بڑھا ہوا سامنے موجود تھا، وہی بات کررہا تھا۔

پھر فرمایا قناعت اختیار کر تو سب سے بڑا شکرگزار شمار ہوگا۔ اب وہی مضمون جو میں پہلے آپ کے سامنے عرض کرچکا ہوں قناعت کا شکر سے بہت گہرا تعلق ہے۔ قناعت کا مطلب ہے تھوڑے پر بھی راضی ہو جانا اور قناعت ایسی کہ دنیا کا سب سے زیادہ شکرگزار بن جائے۔ یہ رسول اللہ کی قناعت کے سوا کسی اور قناعت کا ذکر ہو ہی نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ آنحضور ﷺ کے سوا اس وقت اور آج یا آئندہ یا اس سے پہلے کبھی کوئی ایسا پیدا ہوا ہو جس نے قناعت ایسی اختیار کی ہو کہ خدا کا سب سے زیادہ شکرگزار بندہ بن گیا ہو۔ تو ابوہریرہؓ کو مخاطب کرکے وہ باتیں کہہ رہے ہیں جو اپنی سیرت کے نمونے ہیں۔

قناعت کے مضمون میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی پر اگر آپ غور کریں تو یہ مضمون بھی داخل ہے کہ آپؐ کو خدا تعالیٰ نے بے انتہا دیا مگر آپ میں یہ حوصلہ تھا کوئی بناوٹ نہیں تھی کہ وہ خدا تعالیٰ کے شکر ادا کرنے کی خاطر اس کے بندوں میں تقسیم کردیا اور بعینہٖ یہی سیرت حضرت مسیح موعود(-) نے اپنے آقا سے سیکھی تھی۔ اب اس پر اگر آپ تصنع سے کوشش کریں گے تو آپ ہار جائیں گے اور ہو سکتا ہے ٹوٹ کر رہ جائیں۔ مگر اگر قناعت کے مضمون کو سمجھتے ہوئے شکر ادا کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے تو رفتہ رفتہ آپ کا حوصلہ بڑھنے لگے گا اور جو نعمت اللہ تعالیٰ آپ کو عطا کرتا چلا جائے گا آپ اس میں دوسروں کو شریک کرتے رہیں گے۔

پھر فرمایا جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تم قناعت بھی کررہے ہو، شکر بھی ادا کررہے ہو اللہ کا لیکن اپنے لئے کچھ اور پسند کرو، دوسروں کے لئے کچھ اور پسند کرو۔ اس میں صدقات کی حکمت سکھادی گئی ہے اور اس حکمت پر غور بہت ضروری ہے۔ پھٹے پرانے کپڑے غریبوں میں تقسیم کرنا ہرگز صدقہ نہیں ہے۔ ایسا کھانا غریبوں میں تقسیم کرنا جس میں کچھ بدبو پیدا ہو چکی ہو یہ ہرگز صدقہ نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے پسند کرو۔ تو جب بھی آپ خدا کی خاطر صدقہ دینا چاہیں تو اپنے کپڑوں میں سے بھی اچھے چنا کریں اور ایسے حال میں چن لیا کریں جب آپ ان کو خود پہنیں تو آپ کو شرم نہ آئے جو اگر پرانا بھی ہو تو وہ رضائے باری تعالیٰ کی خاطر ہوگا کیونکہ اس پرانے میں ابھی اتنی بوسیدگی نہیں آئی کہ آپ اسے پھینک دیں یا اسے پہنتے وقت شرم محسوس کریں۔ پہنا ہوا کپڑا آپ استعمال کریں تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت مسیح موعود(-) نے بھی ایک دفعہ حضرت نواب صاحب کا پہنا ہوا کوٹ خود استعمال کرلیا تھا۔ کیونکہ آپ نے اس نیت سے بھیجا تھا کہ کسی ضرورت مند کو جو اس کو پہن کر شرم محسوس نہ کرے یا ضرورت مند کو دے دیا جائے۔ چونکہ خود وہ سمجھتے تھے کہ میرے پہننے کے لائق نہیں رہا تو حضرت مسیح موعود(-) نے ایک عظیم سبق سکھایا کہ وہ کوٹ اپنے لئے لے لیا اور خود پہنا جس کا مطلب یہ تھا کہ مسیح موعود(-) نے ان کا بھی پردہ رکھ لیا، یہ کوٹ ابھی ایسا ردی نہیں ہوا کہ کوئی پہن نہ سکے، میں پہن رہا ہوں اور پھر مجھے اب یاد نہیں وہ کوٹ کسی کو دیا تو پہننے کے بعد دیا ہوگا تاکہ کوئی یہ نہ سمجھے کہ ایک ردی اور بیکار چیز دی گئی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود(-) کا تو پہننا پرانا بھی ایک نعمت عظمیٰ ہوا کرتا تھا۔

تو یہ مضمون ہے جو اس کو سمجھ لیں اپنے کپڑے اس وقت لوگوں کو دیا کریں جب وہ ابھی آپ کے کام کے ہوں اور نیا دے سکیں تو نیا بھی دیں اور نیا خرید کر بھی دے سکتے ہوں تو نیا خرید کے بھی تحفے دیں۔ تو اپنے تحفوں میں اپنی پسند کو ملحوظ رکھیں جو چیز پسند ہو وہ دیا کریں۔ کھانا پسند ہو جو پسند کھانا ہے وہ دیا کریں، جو کپڑا پسند ہے وہ پسند والا کپڑا دیا کریں۔ فرمایا یہ کیوں ضروری ہے۔ مومن ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اگر تم سچے مومن ہو، ایمان لاتے ہو اللہ پر اور ایمان کا ایک معنی ہے اس پر توکل اور انحصار کرنا، اس کی حفاظت میں آجانا تو پھر یہ طریق اختیار کرو اور سچے مومن بن کر لوگوں کو اپنی پسند کی چیزیں دیا کرو۔

پھر فرمایا جو تیرے پڑوس میں بستا ہے اس سے اچھے پڑوسیوں والا سلوک کرو تو سچے اور حقیقی (ــ) کہلا سکو گے یعنی پڑوسیوں کو کسی قسم کا دکھ نہ دو انہیں تمہاری طرف سے کوئی

تکلیف نہ پہنچے بلکہ امن میں ہوں۔(ـــ)کا معنی ہے جس سے ایک انسان امن میں ہو۔ تو پڑوسی تم سے امن میں ہوں تو پھر سب دنیا تم سے امن میں ہے اگر پڑوسی ہی امن میں نہیں تو دنیا میں کوئی بھی تم سے امن میں نہیں ہو گا۔

اور آخر پر یہ کہ کم ہنسا کرو اور بہت زیادہ قہقہے لگانا اور ہنسا' قہقہے تو ترجمے والوں نے لکھ دیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کثرت سے ہنستے ہی چلے جانا اور یہی عادت ثانیہ فطرت ثانیہ بنالینا کہ ہروقت مخول اور ٹھٹھے کا شغل ہے اور کبھی بھی آنکھیں خدا ترسی میں آنسو نہیں بہاتیں' سنجیدہ باتوں میں دل بالکل نہیں لگتا صرف تمسخر' صرف مذاق اگر یہ کرو گے تو پھر تمہارا دل مردہ ہو جائے گا' کچھ بھی اس میں جان باقی نہیں رہے گی۔

پس جماعت احمدیہ زندہ دلوں کی جماعت ہے ان کے دل اس طرح زندہ ہوں گے جیسے رسول اللہ ﷺ نے ان کو زندہ کرنے کے سبق ہمیں سکھادیئے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اور قادیان کے جو باشندے اس خطبے کو سن رہے ہوں وہ یہ یاد رکھیں کہ بہت سے غریب ان میں سے ہیں ان کو قانع بنائیں ان کو شکر گزار بنائیں اور ان کے سینوں میں زندہ دل پیدا کریں۔ تو انشاء اللہ یہی دس ہزار جو ہیں یہ لکھو کھہا بلکہ کروڑوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 22 جنوری 1999ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

سوموار 15 مارچ 1999ء

12-50 a.m. جرمن سروس۔

1-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔بیت بازی از ربوہ

2-10 a.m. درس القرآن۔98-1-29

3-30 a.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔95-8-13

4-25 a.m. چینی زبان سیکھئے۔

5-05 a.m. تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں

5-55 a.m. چلڈرنز کارنر۔ بیت بازی۔ ربوہ۔

6-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن امریکہ۔ تقریر وہاب احمد صاحب

6-55 a.m. لقاء مع العرب۔

8-15 a.m. اردو کلاس۔

9-20 a.m. چینی زبان سیکھئے۔

9-50 a.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات۔

11-05 a.m. تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں

11-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ بیت بازی۔ ربوہ۔

12-05 p.m. درس القرآن سبق نمبر 26

1-15 p.m. تقریر از چوہدری حمید اللہ صاحب انصار اللہ کی ذمہ داریاں

2-10 p.m. لقاء مع العرب۔

3-15 p.m. اردو کلاس۔

4-30 p.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ پاکستان گولڈن جوبلی۔

5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔

5-40 p.m. نارویجین زبان سیکھئے

6-10 p.m. انڈونیشین پروگرام۔

7-10 p.m. بنگالی سروس۔

8-10 p.m. ہومیوپیتھی کلاس۔سبق نمبر 15

9-15 p.m. لقاء مع العرب۔

10-20 p.m. ترکش پروگرام۔

11-05 p.m. تلاوت۔درس ملفوظات

11-35 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

منگل 16 مارچ 1999ء

12-40 a.m. جرمن سروس۔

1-40 a.m. چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ نمبر 13

2-20 a.m. کوئز روحانی خزائن پروگرام۔

3-05 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔

4-10 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔

5-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں

6-30 a.m. لقاء مع العرب۔

7-45 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ پاکستان گولڈن جوبلی۔

8-10 a.m. اردو کلاس۔

9-15 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔

9-45 a.m. ہومیوپیتھی کلاس۔

11-05 a.m. تلاوت۔درس الحدیث۔خبریں

11-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ورک شاپ نمبر 13

12-30 p.m. پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ 97-9-19۔

1-40 p.m. کوئز۔روحانی خزائن۔

2-25 p.m. لقاء مع العرب۔

3-25 p.m. اردو کلاس۔

4-30 p.m. طبی معاملات۔ زچہ بچہ کی دیکھ بھال۔

5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔

5-35 p.m. فرنچ زبان سیکھئے۔

6-05 p.m. انڈونیشین پروگرام۔

7-05 p.m. بنگالی سروس۔

8-10 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔

9-15 p.m. لقاء مع العرب۔

10-15 p.m. نارویجین پروگرام۔

11-05 p.m. تلاوت۔درس حدیث۔

11-30 p.m. اردو کلاس۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بدھ 17 مارچ 1999ء

12-35 a.m. جرمن سروس۔

1-35 a.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن کریم

2-10 a.m. چلڈرنز کارنر۔واقفین نو۔

2-30 a.m. ہماری کائنات

2-55 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔

3-05 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔

3-35 a.m. ڈاکومنٹری۔دست کاری نمائش از لجنہ پاکستان۔

5-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں۔

5-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن کریم

6-15 a.m. لقاء مع العرب۔

7-15 a.m. چلڈرنز کارنر۔واقفین نو۔

7-45 a.m. اردو کلاس۔

8-50 a.m. فرنچ زبان سیکھئے۔

9-25 a.m. ڈاکومنٹری۔دست کاری نمائش۔ از لجنہ پاکستان۔

9-45 a.m. ترجمۃ القرآن کلاس

11-05 a.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔ خبریں

11-50 a.m. چلڈرنز کارنر۔ تلفظ قرآن کریم۔

12-15 p.m. سواحلی پروگرام۔ خطبہ جمعہ 96-3-29

1-25 p.m. درس حدیث سواحلی ترجمہ کے ساتھ۔

1-45 p.m. ہماری کائنات

2-15 p.m. لقاء مع العرب۔

3-15 p.m. اردو کلاس۔

4-20 p.m. انٹرویو۔از درویش قادیان۔

5-05 p.m. تلاوت۔خبریں۔

5-35 p.m. جرمن زبان سیکھئے۔

6-10 p.m. انڈونیشین پروگرام۔

7-15 p.m. بنگالی سروس۔

8-20 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔

9-20 p.m. لقاء مع العرب۔

10-25 p.m. فرنچ پروگرام۔

11-05 p.m. تلاوت۔ تاریخ احمدیت۔

11-30 p.m. اردو کلاس۔

اطلاعات و اعلانات

داخلہ حفظ کلاس عائشہ دینیات اکیڈمی ربوہ

○ پرائمری پاس طالبات کا داخلہ قرآن کریم حفظ کرنے کے لئے مورخہ 4۔اپریل بروز اتوار بوقت 9 بجے ہو گا۔ طالبات کا انٹرویو لیا جائے گا۔ قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ جانتی ہوں۔ طالبہ کے والدین ربوہ میں رہائش رکھتے ہوں۔ پرائمری پاس کا سرٹیفکیٹ یا ہیڈ مسٹرس کی تصدیق شدہ چٹھی پاس ہو۔ صحت اچھی ہو۔ طالبہ ذاتی طور پر حفظ کا شوق رکھتی ہو۔ ذہین ہو۔ وہ طالبات جو میٹرک' ایف۔اے اور بی۔اے کے بعد فارغ ہیں ان کے لئے دینیات کلاس کا داخلہ بھی جاری ہے۔ سمسٹر سسٹم کے مطابق داخلہ ہے۔

مقام داخلہ: بیرکس خواتین۔ ربوہ

(پرنسپل عائشہ اکیڈمی۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم کرنل شمیم احمد شاہ صاحب وغیرہ بابت ترکہ مکرم نصیر احمد شاہ صاحب)

ورثاء مکرم بریگیڈیئر نصیر احمد شاہ صاحب ولد مکرم ولایت حسین شاہ صاحب ساکن نمبر C-12 غازی روڈ۔ لاہور چھاؤنی نے درخواست دی ہے کہ موصوف بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 20/8 واقع محلہ دارالنصر ربوہ برقبہ ایک کنال ان کے بیٹے مکرم کرنل شمیم احمد شاہ صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ طاہرہ خانم صاحبہ (بیوہ)

2۔ مکرم کرنل شمیم احمد شاہ صاحب (بیٹا)

3۔ مکرم سلیم احمد شاہ صاحب (بیٹا)

4۔ محترمہ نجمہ منصور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعترض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارلقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

A Leading Name in Screen Printing

KHAN NAME PLATES

NAMEPLATES, STICKERS, MONOGRAMS, CLOCK DIALS, SHIELDS AND ALL TYPES OF REQUIRED SCREEN PRINTING (ON CUSTOMER'S DEMAND)

LAHORE, Ph: 5150862-844862

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 13-مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 13 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
15-مارچ غروب آفتاب- 6-19
16-مارچ طلوع فجر- 4-55
16-مارچ طلوع آفتاب 6-14

عالمی خبریں

آزاد فلسطینی ریاست کی حمایت

برطانیہ نے آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کی حمایت کردی ہے- یاسر عرفات کی برطانوی وزیراعظم سے ملاقات میں مشرقی وسطی کے مسئلہ کا تفصیلی جائزہ لیا گیا-

امریکہ مصر کو اسلحہ دے گا

امریکہ مصر کو 3 ارب 20 کروڑ ڈالر کا اسلحہ فراہم کرے گا-

فوج کسووو بھیجنے کی اجازت

امریکی کانگریس نے صدر کلنٹن کو فوج کسووو بھیجنے کی اجازت دے دی ہے- ریپبلکن نمائندوں نے مخالفت کی- نمائندگان میں 191 کے مقابلے میں 219 کے ووٹوں سے کلنٹن کی پالیسی کی منظوری دی گئی-

حافظ الاسد کا صدارتی حلف

شام کے صدر حافظ الاسد نے اپنی پانچویں سات سالہ مدت کی صدارت کا حلف اٹھا لیا ہے- انہوں نے گذشتہ ماہ ہونے والے ریفرنڈم میں 99 فیصد ووٹ حاصل کئے تھے-

چین میں مسافر بس کا حادثہ

چین کے جنوب مشرقی صوبہ میں ایک مسافر بس پل کے ساتھ ٹکرا کر تباہ ہو گئی- جس کے نتیجہ میں 16- افراد ہلاک ہو گئے-

بھارتی فوج اور لشکر طیبہ میں جھڑپیں

کپواڑہ میں لشکر طیبہ اور بھارتی فوج میں جھڑپوں کے نتیجہ میں 15- فوجی ہلاک اور 3- مجاہد شہید ہو گئے- بھارتی فوج نے ہنڈوارہ- راجوڑی اور مولاب میں علاقہ کا سرچ اپریشن شروع کردیا ہے- مجاہدین کے ٹھکانے پر دن بھر فائرنگ کی گئی-

کرنل قذافی کے برادر نسبتی کو سزا

فرانس کی عدالت نے نائیجیریا کی فضا میں 1989ء میں فرانسیسی طیارہ تباہ کرنے کے الزام میں لیبیا کے کرنل قذافی کے برادر نسبتی سمیت لیبیا کے 6 باشندوں کو سزا کا حکم سنایا ہے طیارے میں 170 مسافر ہلاک ہوئے تھے-

نیپال میں تشدد

نیپال میں تشدد کے واقعات میں 14- افراد ہلاک ہو گئے ہیں-

ملکی خبریں

لاہور ہائی کورٹ کے

ڈویژن بنچ نے ایرانی سفارت کار صادق گنجی کے قتل کے سلسلے میں ملوث سپاہ صحابہ کے حق نواز کی سزائے موت برقرار رکھی جبکہ عمر قید کی سزا پانے والے ملزمان ذکی اللہ' محمد عارف' محمد حسین' وسیم اسلم اور حنیف کی اپیل منظور کرلی گئی اور انہیں بری کردیا گیا- اسی مقدمہ میں ملوث دیگر 2 ملزمان ریاض بسرا اور جاوید اختر بدستور مفرور ہیں ان کی سزائیں عدالت عالیہ نے برقرار رکھیں- اسی کیس کے سلسلے میں انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت نے 1991ء میں 8 ملزمان کو سزائیں سنائیں- جن میں سے چھ نے ہائی کورٹ میں اپیلیں دائر کیں لیکن آٹھ سال تک کیس کی سماعت نہ ہو سکی- جس کا فیصلہ لاہور ہائی کورٹ کے ڈویژن نے جمعہ کے روز فیصلہ سنادیا-

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے

احتساب بنچ کی جانب سے سوئٹزر لینڈ بھیجے گئے کمیشن کی رپورٹ احتساب بنچ میں پیش کرنے کی بجائے سربمہر کرنے کا حکم دیا ہے- اور اپوزیشن لیڈر بے نظیر بھٹو اور آصف علی زرداری کی اپیل باقاعدہ سماعت کے لئے منظور کرلی ہے- فیصلے میں کہا گیا ہے کہ رپورٹ اور دستاویزات اگر احتساب بنچ کو فراہم کردی گئی ہیں تو انہیں فوری طور پر واپس لے لیا جائے- اور اپیلوں کے حتمی فیصلے تک انہیں سربمہر لفافے میں محفوظ رکھا جائے- فاضل عدالت کے اس فیصلے میں کہا گیا ہے کہ فریقین کے حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لئے ایسا کیا جانا ضروری ہے- فیصلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ احتساب ایکٹ کے مطابق عدالت کو مناسب اقدام کا اختیار حاصل ہے مگر یہ شفاف منصفانہ اور قانونی تقاضوں کے عین مطابق ہونا چاہئے-

ایک بار پھر پہلے سے زیادہ بچت کے ساتھ
جرمن ہومیوپیتھک سیل بند ادویات سے تیار کردہ
ہومیوپیتھک ادویات
تمام پوٹینسیوں میں قیمت اب صرف -/9 روپے
117- ہومیوپیتھک ادویات پر مشتمل
بکس اب خصوصی رعایت کے ساتھ
محمود ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک
اقصیٰ چوک ربوہ

طاہر عارف کا پنجابی شعری مجموعہ
اَدّھی گل
شائع ہوگیا ہے
ملنے کا پتہ:-
افضل برادرز، شکور بھائی گولبازار ربوہ

اکسیر معدہ
ہاضمے کا بہترین چورن جو تقریباً سترہ جڑی بوٹیوں کا مرکب ہے- نہایت سریع الاثر ہے- خریدتے وقت تسلی کرلیں کہ یہ دواخانہ ہذا کا ہی بنا ہوا ہے-
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
فون 211538
فیکس 212938

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فریج- فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- پنکھے- وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ- انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون 7231680 7231681 7232320 7233108

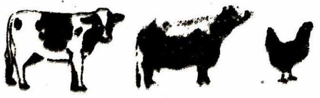

کیور ہیو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں-
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور ہیو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771

اسامیاں خالی ہیں
وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ (بھاٹی سوپ فیکٹری) کو خالی اسامیاں پُر کرنے کیلئے درج ذیل کوائف کے حامل دیانتدار محنتی اور صحت مند افراد کی ضرورت ہے- خواہشمند افراد امیر ضلع/صدر جماعت سے تصدیق شدہ درخواستیں ہمراہ لیکر 22/3/99 تک درج ذیل پتہ پر پہنچ جائیں-
سیکیورٹی گارڈز کیلئے درخواستیں دینے والے احباب اپنی درخواستوں کے ساتھ اپنے اسلحہ لائسنس کی فوٹو کاپی ضرور ہمراہ لائیں-

نام اسامی	تعداد	تجربہ	تعلیمی قابلیت کم از کم
1- ڈرائیور	3	5 سال	مڈل
2- سیکیورٹی گارڈز	2	"	"

وارثیر کیمیکلز پرائیویٹ لمیٹڈ 3 کلومیٹر لاہور روڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد

داخلہ شروع ہے
مثالی نرسری سکول
کڈز وزڈم ہاؤس
Ph: 212745
نصرت جہاں اکیڈمی کے لئے تیاری

ہمارے ہاں حسبتی روم کولرز- گیزرز- کوکنگ رینج روم ہیٹر- ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں- نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز
کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور
فون 5114822 5118096

مکان برائے فوری فروخت
نیا خوبصورت مکان واقع دارالصدر غربی الف 4/12 انتہائی کم قیمت پر فوری فروخت
رابطہ کیلئے
لطیف الرحمن دارالصدر غربی ا
فون: 213045